خطبۂ جمعۃ المبارک

صلہ رحمی اور خدمت انسانیت

زیر سرپرستی

مجاہد تحریک ختم نبوت
جانشین حضور ضیاء الامت
پروردۂ آغوش ولایت

حضرت پیر **محمد امین الحسنات شاہ** صاحب
دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

تحقیق وتالیف

حضرت علامہ مولانا حافظ ڈاکٹر محترم جناب **محمد نعیم الدین الازہری** صاحب

خطیب دربار عالیہ حضرت امیر السالکین بھیرہ شریف
مدرس جامعہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

الکرم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ






أعوذ بالله من الشيطان الرجيم
بسم الله الرحمن الرحيم
الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

مرکزی موضوعات

- آیت کی تشریح:
- شریعت اسلامیہ کا دارومدار:
- قرب الٰہی کا ذریعہ:
- انبیائے کرام کی مشترک صفت:
- اسلام دین رحمت:
- خدمت خلق کی اہمیت اور کامیابی کا راستہ:
- خدمتِ خلق کے ایام:
- خدمت خلق کی فضیلت:
- خدمت خلق احادیث مبارکہ کی روشنی میں:
- حالات حاضرہ اور ملک پاکستان کی ترقی:

الحمدُ للّهِ ثم الحمدُ لله، الحمدُ لله حمداً يُوافِي نِعَمَه

ويُكافئ مزيدَه، يا ربَّنا لك الحمدُ كما ينبَغِي لِجلالِ وجهِكَ

ولِعظيمِ سُلطانِك. سبحانَك اللهمَّ لا أُحصِي ثناءً عليك

أنتَ كما أثنيتَ على نفسِك. وأشهدُ أن لا إله إلا الله وحده لا

شريكَ له، وأشهد أن محمداً عبدُه ورسولُه وصفِيُّه وخليلُه.

خيرُ نبيٍّ أرسله.

أرسله الله إلى العالم كلِّهِ بشيراً ونذيراً.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آل

سيدنا محمد صلاةً وسلاماً دائمَينِ متلازمَينِ إلى يوم

الدين. وأوصيكم أيها المسلمون ونفسِي المذنبة

بتقوى الله تعالى.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ(۷۷)

اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس اُمید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو

آیت کی تشریح:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ۳ اَحکام دیئے ہیں،

- نماز پڑھو۔ کیونکہ نماز کے سب سے افضل ارکان رکوع اور سجدہ ہیں اور یہ دونوں نماز کے ساتھ خاص ہیں تو ان کا ذکر گویا کہ نماز کا ذکر ہے۔
- اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ تم اپنے رب کی عبادت کرو اور اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام کرنے کا حکم دیا ہے اور جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سب (پر عمل کرنے کی صورت) میں اپنے رب کی عبادت کرو۔ تیسرا مطلب یہ ہے کہ رکوع، سجدہ اور دیگر نیک اعمال کو اپنے رب کی عبادت کے طور پر کرو کیونکہ عبادت کی نیت کے بغیر فقط ان افعال کو کرنا کافی نہیں۔
- نیک کام کرو۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں ان سے مراد صلہ رحمی کرنا اور دیگر اچھے اَخلاق ہیں۔

آیت کے آخر میں فرمایا کہ تم یہ سب کام اس میدپر کرو کہ تم جنت میں داخل ہو کر فلاح و کامیابی پاجاؤ اور تمہیں جہنم سے چھٹکارا نصیب ہو جائے۔ (تفسیر کبیر، الحج، تحت الآیۃ: ۷۷، ۸ / ۲۵۴، مدارک، الحج، تحت الآیۃ: ۷۷، ص ۷۴۹-۷۵۰، ملتقطاً)

شریعت اسلامیہ کا دارومدار:

برادران اسلام! اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جمعۃ المبارک کے اجتماع میں حاضر ہیں دعا ہے اللہ تعالی ہم سب کی حاضری اپنی بارگاہ میں مقبول و منظور فرمائے اسلام ایک دین کامل ہے اور یہ وہ خوبصورت دین ہے جس میں ہمارے پاک نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام احکام دینیہ اپنی ذات، سنت اور سیرت سے عطا فرمائے ان کا پریکٹیکل بھی عطا فرمایا اور فرمایا کہ مومن وہ

ہے جو صرف اپنے لیے نہ جیے بلکہ دوسروں کے لیے خیر اور برکت کا سبب بنے بھلائی کا ذریعہ بنے عالم اسلام کے ایک عظیم عالم دین عزالدین بن عبدالسلام جنہیں سلطان العلماء کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور مصر میں ان کا مزار پر انوار ہے آپ نے قواعد الاحکام فی مصالح الانام کے نام سے دو جلدوں پہ مشتمل کتاب لکھی ہے اور اس کتاب کے مقدمے میں فرمایا کہ شریعت اسلامیہ کا دارومدار ایک قاعدے کے اوپر ہے ایک قاعدے پہ قائم ہے جو مرکزی قاعدہ ہے اور وہ کیا ہے فرمایا

جلب المصالح و درا المفاسد

کہ مخلوق کے لیے فائدے اور مصلحت کو لے کے آنا اور ہر نقصان دہ اور اس چیز کو دور کرنا جو نقصان کا سبب بن سکتی ہے شریعت کے جتنے بھی احکامات ہیں ان میں اس قاعدے کو پیش نظر رکھا گیا جتنی چیزوں کو اللہ رب العزت نے حرام فرمایا جیسے شراب زنا سود عقوق والدین شرک باللہ یا دیگر محرمات ہوں ان سب کے اندر اس قاعدے کو پیش نظر رکھا گیا کہ مفاسد کو دور کیا جائے کیونکہ یہ معاشرتی خرابیاں ہیں یہ معاشرے کو بگاڑنے والی چیزیں ہیں تو اسلام یہ چاہتا ہے کہ معاشرے میں امن رہے استحکام رہے بھائی چارہ رہے رواداری رہے اور لوگ آپس میں مل جل کے زندگی بسر کریں اور انہیں نقصان دینے والی کوئی شے موجود نہ ہو۔

اور جتنے حکم عطا فرمائے روزہ زکوۃ نماز صدقات و خیرات ان میں جلب المصالح کو پیش نظر رکھا چاہے وہ انسان کا ذاتی فائدہ ہو یا معاشرتی فائدہ ہو جتنے بھی حکم عطا فرمائے اگر ان کو ہم بجالائیں تو اللہ رب العزت پورے معاشرے کو گل و گلزار بنا دیتا ہے اور اس میں وہ فوائد عطا فرماتا ہے کہ جو احکام شریعت کی تکمیل سے حاصل ہوتے ہیں آپ فرماتے ہیں

کل من کان نفاعا للخلق لجلب المنافع ودرا المفاسد فھو الی اللہ اقرب

ہر وہ شخص جو مخلوق کو نفع دینے والا ہے تو جتنا کوئی مخلوق کے لیے زیادہ نفع بخش ہو گا اتنا ہی وہ اللہ کی بارگاہ کے زیادہ قریب ہو گا اور اسے قرب الٰہی نصیب ہوتا چلا جائے گا۔

قرب الٰہی کا ذریعہ:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سے لوگ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں اور کون سے اعمال اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَحَبُّ الناسِ إلى اللهِ أنفعُهم للناسِ، وأَحَبُّ الأعمالِ إلى اللهِ عزَّ وجلَّ سرورٌ تُدخِلُه على مسلمٍ، تَكشِفُ عنه كُربةً او يقضي عنه دينا او تطرد عنه جوعا

أخرجه الطبراني في ((المعجم الأوسط)) (٦٠٢٦)

وہ لوگ اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہیں جو دوسرے لوگوں کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال یہ ہیں کہ مسلمان کا اپنے بھائی کو خوش کرنا، اس سے کوئی تکلیف دور کرنا، اس کا قرض چکانا اور اسے کھانا کھلانا۔

یعنی لوگوں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو لوگوں میں سب سے زیادہ دوسروں کو نفع پہنچانے والا ہے جس کی شخصیت نفع بخش ہے جو لوگوں سے تکلیف کو دور کرتا ہے اور لوگوں کے قرض اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لیے کردار ادا کرتا ہے اور لوگوں کے بھوک اور افلاس کو ختم کرنے کے لیے وہ ویلفیئر اور بھلائی کے کام کرتا ہے پھر حضور نے خود ارشاد فرمایا اور کتنا بڑا جملہ فرمایا

ولأَنْ أمشيَ مع أخٍ في حاجةٍ؛ أَحَبُّ إليَّ من أن أعتكِفَ في هذا المسجدِ -يعني: مسجدَ المدينةِ- شهرًا،

مجھے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اس کے ساتھ چلنا اس مسجد نبوی میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

تو اتنی بڑی بات سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سمجھانے کے لیے اور اپنی امت کی اصلاح کے لیے فرمائی کہ ایک مہینے کے اعتکاف سے زیادہ مجھے یہ محبوب ہے کہ میں چند قدم کسی کے ساتھ چلوں اس کی کوئی ضرورت پوری ہو جائے اس کے لیے کوئی نفع ہو جائے۔

انبیائے کرام کی مشترک صفت:

انبیائے کرام میں یہ چیز مشترک ہے کہ وہ بشریت کے لیے نفع بخش کام کرتے رہے اللہ فرماتا ہے

وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِۚ-وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ(۷۳)

اور ہم نے انہیں امام کیا کہ ہمارے حکم سے بلاتے ہیں اور ہم نے انہیں وحی بھیجی اچھے کام کرنے اور نماز برپا(قائم)رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی اور وہ ہماری بندگی کرتے تھے۔

فرمایا ہم نے انبیاء میں ایسے امام بنائے جو ہمارے حکم کے مطابق لوگوں کو ہدایت دیتے ہیں نماز کا قیام معاشرے میں کرتے ہیں زکوۃ کے نظام کو قائم کرتے ہیں اور ہم نے ان کی طرف وحی کی ہے کہ وہ لوگوں کے لیے بھلائی کے کام کریں نماز کو قائم کریں زکوۃ قائم کریں۔

اسلام دین رحمت:

ایک تابعی حضرت ابوذر غفاری کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں کہنے لگے اے میرے نبی کے پاک صحابی ابوذر غفاری مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ اگر ہم وہ عمل کریں تو اللہ ہمیں جنت میں داخل فرمائے ہمیں جنت کی بشارت مل جائے تو انہوں نے کہا میں خود نہیں بتاتا آؤ میں تمہیں اپنے کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سناتا ہوں تو حضرت ابوذر غفاری فرمانے لگے میں حضور کی بارگاہ میں موجود تھا تو میں نے حضور سے سوال کیا:

يا رسول الله ماذا ينجي العبد من النار؟ قال: الإيمان بالله، قلت: يا نبي الله، إن مع الإيمان عملا. قال: يرضخ مما رزقه الله، قلت: يا رسول الله أرأيت إن كان فقيرا لا يجد ما يرضخ به؟ قال: يأمر بالمعروف، وينهى عن المنكر، قلت: يا رسول الله، أرأيت إن كان عييا لا يستطيع أن يأمر بالمعروف، ولا ينهى عن المنكر؟ قال: يصنع لأخرق، قلت: أرأيت إن كان أخرق لا يستطيع أن يصنع شيئا؟ قال: يعين مغلوبا، قلت: أرأيت إن كان ضعيفا، لا يستطيع أن يعين مظلوما؟ فقال: ما تريد أن تترك في صاحبك من خير، تمسك الأذى عن الناس، فقلت: يا رسول الله إذا فعل ذلك دخل الجنة؟ قال: ما من مسلم يفعل خصلة من هؤلاء، إلا أخذت بيده حتى تدخله الجنة.

أخرجه الطبراني في معجمه الكبير، وقد صححه ابن حبان

مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس سے ہمیں نجات مل جائے جنت نصیب ہو جائے اللہ کی رضا حاصل ہو جائے تو حضور نے فرمایا کہ اگر نجات چاہتے ہو اور جنت چاہتے ہو تو جو اللہ پہ ایمان لاتا ہے اللہ اسے جنت عطا فرماتا ہے تو حضرت ابو ذر غفاری کہتے ہیں میری تسلی نہ ہوئی میں نے کہا یارسول اللہ کہ ایمان تو بہت بڑی چیز ہے لیکن ایمان کے لیے کچھ عمل بھی تو ہو گا وہ عمل کون سا ہے جو ہم کریں تو ہمارا ایمان مقبول ہو

جائے اور ہمیں جنت نصیب ہو جائے یعنی انہوں نے مزید سوال کیا تو حضور نے فرمایا کہ اللہ پہ ایمان لائے اور جو رزق اللہ نے اسے دیا ہے اسے دوسروں پہ خرچ کرے دوسروں کو عطا کرے دوسروں کی ضرورتیں پوری کریں وہ یہ کام کرے تو اللہ اسے جنت دے گا۔

حضرت ابوذر غفاری بار بار سوال پوچھتے رہے عرض کرنے لگے یارسول اللہ کچھ ایسے بھی آپ کے غلام اور امتی ہوں گے جن کے پاس کسی کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہوگا تو پھر فرمایا اگر وہ جیب سے کچھ نہیں دے سکتا تو نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے اگر یارسول اللہ وہ گونگا ہو بول بھی نہ سکے یا اسے کوئی شے یاد نہ رہے وہ آپ کی کوئی حدیث اور قرآن کی کوئی آیت نہ پہنچا سکے پھر وہ کیا کرے۔

فرمایا پھر کسی مصیبت کے مارے ہوئے کا ہاتھ پکڑ کے اسے مصیبت سے نکالنے کی کوشش کرے ایسے مفلوک الحال شخص کو جسے راستہ سجھائی نہیں دے رہا اسے راستہ دکھا دے اسے راستے پہ ڈال دے تو اللہ اس پہ بھی مہربانی فرمائے گا وہ کہتے ہیں۔

پھر حضرت ابوذر نے عرض کیا یارسول اللہ اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے تو حضور جلال میں آگئے فرمایا اے ابوذر کیا تو بندے میں کوئی خیر باقی نہیں رہنے دینا چاہتا کہ یہ بھی نہ کر سکے یہ بھی نہ کر سکے تو آخر میں حضور نے فرمایا اگر اور کچھ نہیں کر سکتا تو جاؤ اسے کہو صرف اتنا کر لے کہ وہ لوگوں سے تکلیف کو دور رکھے یعنی کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اپنے قول یا عمل سے کسی کا دل نہ دکھائے بلکہ معاشرے میں خیر کا داعی بن کے رہے اور اس کی ذات کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے تو حضرت سیدنا ابوذر غفاری نے پوچھا یارسول اللہ ان چیزوں سے جنت مل جائے گی۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان بھی میرے بتائے ہوئے ان کاموں میں سے کسی ایک کام کو لازم پکڑ لیتا ہے تو وہ خصلت اور خوبی اس کا بازو پکڑ کے اسے سیدھا جنت میں لے جائے گی۔

خدمت خلق کی اہمیت اور کامیابی کا راستہ:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے اعلان سے پہلے غار حرا میں جا کر عبادت فرماتے اور وہ عبادت تفکر کی عبادت تھی کائنات میں غور و فکر کرنا اللہ رب العزت کی نشانیوں میں غور و فکر کرنا۔ تو پھر جبرائیل امین آئے انہوں نے کہا پڑھیے۔ سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا میں پڑھنے والا نہیں تو تیسری دفعہ جب انہوں

نے کہا اپنے رب کے نام کے ساتھ پڑھے جس نے پیدا کیا پھر حضور نے پڑھنا شروع کیا پھر قرآن کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں اور حضور پہ ایک کیفیت طاری ہوئی پسینہ آگیا۔

سرکار دو عالم ﷺ کو اس کا بوجھ محسوس ہوا کانپتے ہوئے نیچے اپنے گھر میں پہنچے سیدہ خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا حاضر ہوئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے لحاف دو مجھے سردی لگ رہی ہے پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت جب تھوڑی بحال ہوئی تو آپ نے اپنی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجۃ الکبری کو وحی کے سارے آثار اور خبریں بتائیں۔

تو جب ساری باتیں سیدہ خدیجۃ الکبری نے سنیں تو انہوں نے حضور ﷺ کو جن لفظوں سے تسلی دی وہ لفظ یہ نہیں تھے کہ آپ اللہ کا ذکر بہت کرتے ہیں حالانکہ ذکر بہت بڑا مقام ہے وہ لفظ یہ نہیں تھے کہ آپ ساری رات مصلے پہ رہتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑا مقام ہے وہ لفظ یہ تھے

كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ

اللہ کی قسم! آپ کو اللہ کبھی ناکام نہیں کرے گا، آپ تو اخلاق فاضلہ کے مالک ہیں، آپ تو کنبہ پرور ہیں، بے کسوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ لیتے ہیں، مفلسوں کے لیے آپ کماتے ہیں، مہمان نوازی میں آپ بے مثال ہیں اور مشکل وقت میں آپ امر حق کا ساتھ دیتے ہیں۔

یہاں سے علماء نے یہ اصول سیکھا کہ جو آدمی معاشرے میں خیر اور بھلائی کے کاموں میں مشغول رہتا ہے دوسرے لوگوں کا بھلا چاہتا ہے ان کے لیے زندگی کی راہیں آسان کرتا رہتا ہے تو اللہ تعالی اسے دونوں جہانوں میں ناکام نہیں ہونے دیتا بلکہ اللہ تعالی اسے دونوں جہانوں کی بھلائیاں عطا فرماتا ہے خیر عطا فرماتا ہے اور یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت طیبہ ہے۔

خدمتِ خلق کے ایام:

ان دنوں ملک عزیز کے اندر جو صورتحال ہے، وہ بڑھ چڑھ کر خدمت خلق کا تقاضا کر رہی ہے۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مشہور حدیث پاک پیش خدمت ہے۔

وعن انس عبد الله قالا: قال رسول الله ﷺ: «الخلق عيال الله فاحب الخلق إلى الله من احسن إلى عياله» .

روى البيهقي الاحاديث الثلاثة في شعب الإيمان

حضرت انس اور عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”مخلوق اللہ کا کنبہ (زیر کفالت) ہے، اور مخلوق میں سے وہ شخص اللہ کو زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ “

اسلام تمام مسلمانوں کو باہمی اتحاد و اتفاق کے ساتھ رہنے کی تلقین کرتا ہے فرمایا:

”لَا تَقَاطَعُوا وَلاَ تَدَابَرُوْا وَلاَ تَبَاغَضُوْا وَلاَ تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوا عِبَادَ اللهِ اخْوَانًا“

ترجمہ: ایک دوسرے سے تعلقات نہ توڑو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو، ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور خدا کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ۔

خدمت خلق کی فضیلت:

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه و آله و صحبه وسلّم : السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَأَحْسِبُهُ قَالَ: ”كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ“۔

(متفق علیہ، مشکوٰۃ: ۴۲۲/ باب الرحمۃ والشفقۃ علی الخلق)

یعنی: اللہ کا جو بندہ بیوہ اور کسی بے سہارا عورت، اسی طرح کسی مسکین حاجتمند کے کاموں میں دوڑ دھوپ کرتا ہو، ان کی خدمت کا کوئی کام کرتا ہو تو وہ عمل بھی عبادت ہے، اور اجر و ثواب میں اس مجاہد کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جد وجہد کرنے والا ہے، دونوں کا اجر و ثواب برابر ہے۔ آگے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:” خدمت خلق پر وہ اجر و ثواب ملتا ہے جو صائم النہار اور قائم اللیل کو دیا جاتا ہے۔

یعنی خدمت خلق کرنے والا بھی اس شب بیدار بندہ کی طرح ہے جو رات بھر نماز پڑھتا ہے اور تھکتا نہیں، اور اس دائمی روزہ دار کی طرح ہے جو کبھی بے روزہ نہیں رہتا، ظاہر ہے کہ رات بھر نماز یں پڑھنا اور دن بھر روزے رکھنا یہ سب کے بس کی بات نہیں، مگر خدمت خلق ایک ایسی آسان عبادت ہے جسے اپنی بساط کے مطابق ہر کوئی صاحب توفیق بندہ انجام دے کر صائم النہار اور قائم اللیل کی فضیلت کا مستحق بن سکتا ہے؛ کیوں کہ عبادت صرف نماز و روزہ ہی کا نام نہیں، بلکہ خلوص سے خدمت

خلق کا کوئی کام کرنا بھی عبادت ہے، جس طرح ایک مومن عبادت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضاوجنت کا حقدار بن سکتاہے اسی طرح خدمت کے ذریعہ بھی اس کا مستحق بن سکتاہے ۔

خدمت خلق احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

احادیث مبارکہ میں خدمت خلق کے بے شمار فضائل ہیں، خواہ وہ کسی کے لیے کسی بھی طرح کی اور کتنی ہی معمولی خدمت کیوں نہ ہو،اس لیے کہ معمولی خدمت کی توفیق بھی بہت بڑی سعادت بلکہ نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے،ایک حدیث میں ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم:''یُصَفُّ أَھلُ النَّارِ ، فَیَمُرُّ بِہِمْ الرَّجُلُ مِنْ أَھلِ الْجَنَّۃِ، فَیَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْہُمْ:''یَافُلَانُ! أَمَاتَعْرِفُنِیْ ؟ أَنَا الَّذِیْ سَقَیْتُکَ شَرْبَۃً''، وَقَالَ بَعْضُہُمْ:'' أَنَا الَّذِیْ وَہَبْتُ لَکَ وَضُوْءً''، فَیُشَفَّعُ لَہٗ، فَیُدْخِلُہُ الْجَنَّۃَ''۔

(ابن ماجہ، مشکوٰۃ/ص:۴۹۴/باب الحوض والشفاعۃ،شرح السنۃ للبغوی/ص:۱۸۴)

قیامت کے دن جب علماء و صلحاءاور ابرار واخیار کے جنت والے راستہ میں اہل دوزخ (مراد فاسق و گنہگار مسلمان) صف بنا کر کھڑے کیے جائیں گے (جس طرح فقراء اور مساکین اہل دولت کی گذر گاہوں پر بھیک مانگنے کے لیے (دنیا میں کھڑے ہوتے ہیں) اس وقت ان کے پاس سے ایک جنتی گذرے گا تو ایک دوزخی کہے گا:"اے فلاں ! کیاتو مجھے جانتانہیں ؟میں وہی ہوں جس نے تجھے ایک مرتبہ پانی (شربت یادودھ وغیرہ) پلایا تھا" اور ان ہی میں سے ایک کہے گا کہ" میں وہ ہوں جس نے تجھے ایک مرتبہ وضو کے لیے پانی پیش کیا تھا"(یعنی دوزخی اپنی خدمت کا حوالہ دے گا تواس پر وہ جنتی خدمت کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور)اس (خدمت کرنے والے) کے لیے شفاعت کرے گااوراس کو جنت میں داخل کرادے گا۔

(انوارالسنن ص:۱/۹۷،الفیۃالحدیث)

اس سے معلوم ہوا کہ نیک لوگوں کی تو معمولی خدمت بھی قیامت میں شفاعت و مغفرت کا سبب ہوگی۔

ایک اور حدیث میں ہے:

عَنْ أَبِيْ ہُرَيْرَةَ رَضِيَاللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليہ و آلہ و صحبہ وسلّم :''مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا ، نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰہُ عَلَيْہِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰہُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْہِ ۔

(رواہ مسلم والترمذی:۲/ ۳۶۲،مشکوٰۃ/ ص:۳۲/کتاب العلم/الفصل الاول)

جو شخص دنیا کی پریشانی میں سے کوئی معمولی پریشانی بھی کسی مسلمان (یا اللہ تعالیٰ کے کسی بھی بندے اور بندی) سے دور کردے تو یہ ایک بڑی خدمت ہے، جس کا اجر قیامت میں یہ ملے گا کہ حق تعالیٰ قیامت کی تکلیف اس سے دور کر دیں گے، اور جو شخص کسی تنگدست کے ساتھ کسی بھی طرح سے آسانی کا معاملہ کرے گا تو یہ بھی ایک زبردست خدمت ہے، جس کا صلہ یہ ہے کہ رب العالمین اس کے لیے دونوں جہاں میں آسانی پیدا کر دیں گے اور جو شخص دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کرے گا، جس کی ایک ظاہری صورت یہ بھی ہے کہ کسی ننگے کو کپڑا پہنا کر اس کی ستر پوشی کا انتظام کرنا اور دوسری صورت یہ ہے کہ کسی کی برائی پر مطلع ہونے کے بعد اسے لوگوں میں بلاوجہ ظاہر کرکے رسوانہ کرنا، یہ بھی تو عظیم خدمت ہے، اس لیے حق تعالیٰ کی طرف سے اس کا بدلہ یہ ملتا ہے کہ وہ دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرماتے ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا ایک عیب چھپاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ستّر عیوب پر پردہ ڈالتے ہیں ، اور اگر کوئی کسی کے ایک عیب کا افشا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ستّر عیوب ظاہر فرماتے ہیں ،(پھر جس کے عیوب اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ظاہر نہ کیے ہوں گے اسے) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بلا کر آہستہ سے کہیں گے کہ تم نے فلاں وقت فلاں جگہ فلاں گناہ کیا تھا، وہ بندہ اقرار کرے گا، حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ ہم نے دنیا میں اسے چھپایا، اس لیے آج بھی چھپاتے ہیں اور تمہیں اجر عظیم سے نوازتے ہیں۔

(مرآۃ شرح مشکوٰۃ:۲/ ۳۴۵)

حالات حاضرہ اور ملک پاکستان کی ترقی:

چند دن پہلے اللہ رب العزت نے پاکستان پہ ایک اور مہربانی فرمائی ایک اور بڑا اکرم فرمایا پہلے لوگ ڈرے ہوئے تھے اور اپنے ہی اداروں پہ اعتماد اُٹھتا جارہا تھا لیکن دس مئی کا دن آیا اور ہندوستان پاکستان کی جنگ جسے بنیان مرصوص کا نام دیا گیا اللہ تعالی نے اس جنگ میں چار گھنٹے کے اندر مسلمانوں کو وہ فتح عطا فرمائی کہ پوری دنیا کے بڑے بڑے ممالک اب پاکستان سے خود رابطہ کر رہے ہیں اور پاکستان کے وزیر اعظم اور عسکری قیادت کو مختلف ممالک میں مدعو کر کے ان کی عزت افزائی ہو رہی یہ عزت افزائی کسی ایک شخص کی نہیں ہے یہ عزت افزائی کسی وزیر اعظم یا صدر کی نہیں ہے بلکہ یہ عزت افزائی پورے پاکستان کی عزت ہے۔ اللہ تعالی پورے پاکستان کو یہ عزت عطا فرمارہا ہے۔

صرف چار گھنٹے ہماری فوج نے اخلاص اور محنت کے ساتھ جہاد کیا اور جہاد میں کتنی بڑی برکت ہے اگر چار گھنٹے کے جہاد سے اللہ نے دنیا میں ہمیں اتنی عزت دی ہے تو اگر ہماری افواج اس جہاد کو جاری رکھیں تو اللہ ہمیں کتنی عزت عطا فرمائے گا کتنی شان عطا فرمائے گا ملک سعودی عرب کی طرف سے رابطہ ہوا اور ہماری قیادت کو بلایا۔

جب پاکستان کی قیادت سعودیہ کی فضا میں داخل ہو رہی تھی تو سعودی حکومت نے اپنے طیاروں کے ذریعے بہترین ہوا میں استقبال کیا پھر وہ کارپٹ بچھائے جو وہ کبھی امریکہ کے صدور کے لیے بچھاتے ہیں وہ پروٹوکول دیا جو وہ دنیا کی بڑی سپر پاورز کو دیتے ہیں اور پھر ہماری عسکری قیادت کے ساتھ یہ معاہدہ سائن کیا کہ ہم حرمین شریفین کے خادم پاکستان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں

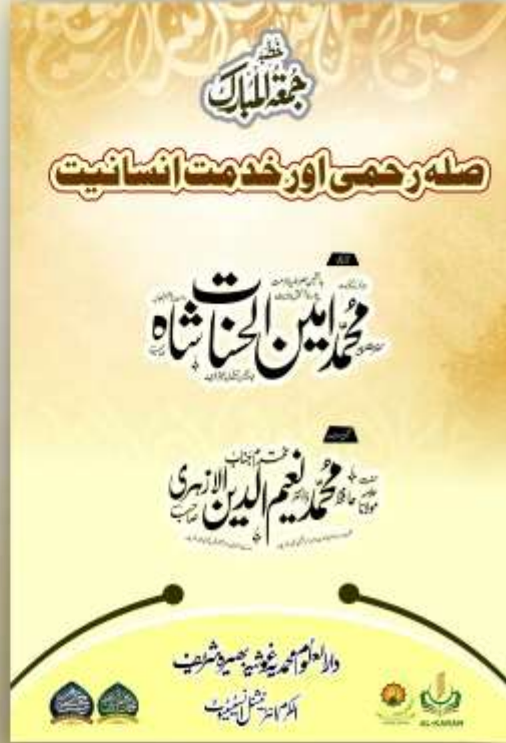
کہ آج سے حرمین شریفین کے تحفظ اور دفاع کی ذمہ داری پاکستان کی ہے حالانکہ پاکستان پہلے بھی حرمین شریفین کا محافظ ہے اس دفعہ جو معاہدہ سائن کیا گیا اس میں یہ جملہ لکھا گیا سعودی عرب پہ حملہ پاکستان پہ حملہ پاکستان پہ حملہ سعودیہ پہ حملہ تصور ہو گا اور انہوں نے ملک عزیز پاکستان کی سالمیت کو قیادت کو ایٹمی طاقت کو نہ صرف تسلیم کیا بلکہ برابری کی سطح کا معاہدہ کیا۔ اللہ رب العزت نے ہمارے ملک کو جو عزت عطا فرمائی ہے ہم سب کو اس پہ سجدہ شکر ادا کرنا چاہیے نوافل پڑھنے چاہیں۔

اللہ رب العزت کی بار گاہ میں یہ دعا کرنی چاہیے یااللہ تیرا شکر ہے کہ ہم کمزور لوگ ہیں غافل ہیں کتنی غلطیاں ہم سے سرزد ہوتی ہیں لیکن یااللہ تونے اپنے کرم سے ہماری لاج رکھی ہے ہمارا بھرم اور شرم رکھا ہے۔

صوفی برکت علی لدھیانوی ایک جملہ کہا کرتے تھے آج بھی انٹرنیٹ پہ ان کا وہ ویڈیو کلپ موجود ہے کہ لوگو ایک دن آئے گا کہ دنیا کے بڑے ممالک کے فیصلے پاکستان کرے گا اسے قیادت نصیب ہوگی اور ساتھ وہ بڑا سخت جملہ کہتے کہ اگر وہ دن نہ آیا تو تم آکے میری قبر پہ لات مارنا پاکستان نور ہے اور نور کو زوال نہیں ہے ہماری ذمہ داری یہ بنتی ہے ہم اپنی افواج پاکستان کی قیادت کے ساتھ سیاسی اختلاف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے قومی و ملی مواقع پہ ساتھ دیا کریں نعرے بھی بلند کیا کریں ان کا حوصلہ اور ہمت بلند کیا کریں۔

نوٹ: اپنی قیمتی آراء اور درس پاک میں غلطیوں سے آگاہ کرنے کیلئے دیئے گئے نمبر پہ وٹس میسج کیجئے۔ شکریہ

0300.3027231



0332.5021732
0300.3027231

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

الکرم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ



